خانقاہ مداریہ کے سجادہ نشینوں کا
مختصر تعارف
تدوین وترتیب
محمد قیصر رضا علوی حنفی مداری
جانشین قطب المدار حضرت سیّد محمد ارغون رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح
سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں
سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات
سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

خانقاہ مداریہ دارالنور مکنپور شریف کے سجادہ نشینوں کا مختصر تعارف

خانقاہ مداریہ مکنپور شریف کی تاریخ پر ایک گہری نظر ڈالنے کے بعد یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس خانقاہ کی عظمتوں عزتوں اور اس کی زریں تاریخ کے ساتھ بہت ہی ناروا سلوک کیا گیا ہے اور باقاعدہ طور پر اس خانقاہ کو کسی اندھے کنویں میں ڈھکیلنے کیلئے تحریک چلائی گئی ہے اور اس بابت دل کھول کر ہر ممکن ذرائع کا استعمال بھی کیا گیا ہے یہی وجہ ہے دور حاضر میں جب غیر جانبدار مورخیں و محققین نے اس سلسلہ کی تاریخ کو موضوع قلم بنا یا تو انھیں بہت ساری دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا لیکن کسی نے بہت پیاری بات کہی ہے کہ

کب تک نہیں پھیلے گی آفاق میں بو تیری
گھر گھر لئے پھرتی ہے پیغام صبا تیرا

آج مجھے آپ کے سامنے اس خانقاہ عالیہ کے سجادہ نشینان کا کچھ تعارف پیش کرنا ہے جس خانقاہ کا بانی ہندوستان کے لئے جماعت اولیاء اللہ میں اول داعی اسلام اور مبلغ قرآن وسنت کہا جاتا ہے یہی وہ بابرکت شخصیت ہے جسے اولیاء ہند میں اول پیران پیر اور مبلغ قرآن و سنت ہونیکا شرف حاصل ہے میری مراد اس مرد حق آگاہ سے ہے جسے حامل مقام صمدیت واصل مقام محبوبیت شہنشاہ اولیاء کبار سرکار سرکاراں حضور پرنور سیّدنا سیّد بدیع الدین احمد

زندہ شاہ مدار قطب المدار قدس سرہٗ کے نام نامی سے یاد کیا جاتا ہے جس کی شان ولایت یہ ہے کہ سارے اقطاب اسی کے ماتحت ومحکوم وتابع فرماں ہوتے ہیں۔
جو براہ راست حق تعالیٰ سے فیوض واحکام حاصل کرتا ہے۔
تمام موجودات عالم علوی وسفلی اسی کے وجود کی برکت سے قائم ہوتے ہیں
اور جمیع اغواث واقطاب نجباء ونقباء وجمیع رجال اللہ کے عزل ونصب کا مختار ومجاز ہوتا ہے یہاں تک کہ اگر وہ چاہے تو اقطاب زمانہ کو بھی قطبیت سے معزول کر دے (مراۃ الاسرار)

تاریخ بتاتی ہے کہ حضور مدار پاک قدس سرہٗ مسلک حنفی کے وہ جلیل القدر بزرگ ہیں جن کی خدمات کا احاطہ بڑے سے بڑے مورخ وقلمکار کی دسترس سے باہر ہے آپ کے مدارج ولایت کا عرفان کما حقہ اکثر وبیشتر کبرائے طریقت کی پہونچ سے بھی باہر رہا ہے آپ کی عجائب الاحوالی وغرائب الاطواری نے محققین ومورخین کو بھی ورطہ حیرت میں ڈال رکھا ہے اور کچھ مبتدی قسم کے محققین ومورخین تو ایسے بھی ہیں جو تصوف وطریقت کے اس شہنشاہ کے مدارج علیا نہ سمجھنے کے سبب سمت غلط میں جا گرے ہیں۔
سرکار مدار پاک کی طرح آپ کے جانشینوں اور آپ کی خانقاہ کے تخت وسجادہ کے وارثوں کے ساتھ بھی ایسے ہی معاملات پیش آئے ہیں اور ان کی تاریخ بھی عموماً پردہ خفا میں ڈالدی گئی ہے اور یہی معاملہ بقیہ خلفاء کرام کے ساتھ بھی ہوا ہے کہ آپ حضرات کی خدمات پر بلکہ پوری تاریخ مداریت پر دبیز چادریں ڈالی گئی ہیں لیکن سورج کو بدلیاں کب تک چھپا سکتی ہیں وہ بہر حال برآمد ہو کر ہی رہے گا اور اپنے انوار وتجلیات کی تپش سے سارے بادلوں کو چھتڑا

چھٹکارا کر دے گا اور پوری آب وتاب کے ساتھ ظاہر ہوگا چنانچہ سرکار مدار پاک کی خانقاہ معلیٰ مکن پور شریف میں جن بزرگ ترین شخصیات کو منصب سجادگی تفویض ہوا ہے ہر چند کہ ان تقدس مآب بزرگان دین واولیاء کاملین کی تاریخ منتشر ہے مگر بہ مثل

اٹھائے کچھ ورق لالہ نے کچھ نرگس نے کچھ گل نے

چمن میں ہر طرف پھیلی ہوئی ہے داستاں میری

چنانچہ واضح ہو کہ ۸۳۸ ہجری میں سرکار مدار پاک قدس سرہٗ نے اپنے وصال پر ملال سے قبل اپنے معزز خلفاء کرام کے روبرو خانقاہ معلیٰ کی سجادہ نشینی وتولیت کیلئے اہل الرائے کی ایک شوریٰ طلب فرمائی اور ارشاد فرمایا اب مجھے اپنی ظاہری زندگی چھوڑ کر راہی حیات بقا ہونا ہے اور عنقریب میرا سفر آخرت ہونے والا ہے لہٰذا میں چاہتا ہوں کہ تمہارے درمیان اپنا قائم مقام اور جانشین مقرر کر دوں مگر اس بابت آپ سب کی رائے بھی ضروری ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے بعد اس تعلق سے کسی کو کوئی شکوہ گلہ ہو لہٰذا بہتر یہ ہے کہ اس عظیم ذمہ داری کا اہل جسے آپ سب سمجھتے ہوں اس کا نام پیش کر دیں اور پھر باتفاق رائے عامہ اسی کو میں اپنا جانشین منتخب کر دوں آپ کے اس قدر فرمانے کے بعد تمام خلفاء ومریدین میں آہ وفغاں گریہ وزاری کا ماحول بن گیا اور آپ کے لب ہائے مبارکہ سے یہ فراق وجدائی کے الفاظ سننے کے بعد سب کا برا حال ہو گیا مگر آپ نے سب کو ڈھارس دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھے اس قدر طویل زندگی عطا کی اور پوری عمر مجھے کوئی جسمانی تکلیف نہیں پہونچی اور اثر پیری بھی ظاہر نہیں ہوا لہٰذا اس کا بے پناہ شکر واحسان ہے کہ اس نے مجھ سے

اپنے دین برحق کا کام لیا اور اب مجھے اس کی ہی جانب لوٹنا ہے مگر یاد رکھو میرے انتقال کے بعد جب بھی تم سب ہماری جانب لو لگاؤ گے اور یاد کرو گے تو مجھے ایسے ہی پاؤ گے جس طرح آج پاتے ہو لیکن ظاہری نظم و نسق سنبھالنے کیلئے آپ سب کے درمیان میرا ایک قائم و جانشین ہونا ضروری ہے آپ کے اس فرمان عالی شان کو سن کر آپ کے خلیفہ اجل شہنشاہ تفرید و تجرید قطب الاقطاب حضور سیّدنا سیّد محمد جمال الدین جانمن جنتی قدس سرہٗ اٹھے اور آپ کے برادر گرامی حضرت قاضی سیّد محمود الدین حلبی قدس سرہ کی اولاد میں سے سولہویں پشت کی اولاد جو آپ کے آخری سفر حج سے واپسی کے موقع پر شام سے آپ کے ساتھ ہندوستان آئے تھے جنھیں سادات مکن پور شریف ہر سہ خواجگان بھی کہتے ہیں ان میں بڑے بھائی جن کا نام نامی قطب الاقطاب حضرت سیّدنا سیّد خواجہ ابو محمد محمد ارغون ہے انھیں گود میں اٹھا کر تخت سجادگی پر بیٹھا دیا اور کہا حضور ہم تمام کے درمیان یہ طئے پایا ہے کہ آپ کے بھتیجوں کی اولاد میں سے ان بڑے صاحبزادے کو جو جانشینی کے تمام اوصاف سے متصف ہیں انھیں ہی آپ کا قائم مقام اور جانشین منتخب کر دیا جائے اور خانقاہ معلیٰ کے تخت و سجادہ کا وارث انھیں ہی بنا دیا جائے حضور مدار پاک قدس سرہ نے اپنے معتمد خلفاء کی زبانی یہ سب سماعت فرمانے کے بعد انھیں کو اپنا جانشین و سجادہ نشین منتخب فرما دیا پھر باری باری تمام خلفاء کرام نے حضرت ابو محمد ارغون کو تہنیت و مبارکباد پیش کی جیسا کہ غدیر خم کے واقعہ کے بعد تمام صحابہ نے سیّدنا مولائے کائنات جانشین رسول حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو تہنیت و مبارکباد پیش کیا تھا پوری زندگی سیّدنا ابو محمد ارغون قدس سرہ نے خانقاہ مداریہ کی

سجادگی اور جانشینی وتخت نشینی کی ذمہ داری کو بحسن وخوبی نبھایا اور جب سن ۸۹۱ ہجری میں آپ نے رحلت فرمائی تو خانقاہ مداریہ کے سجادہ نشین وتخت نشین آپ کے بڑے فرزند ارجمند سیّدنا شاہ سیّد ابوالفائض محمد ارغونی مداری قدس سرہ منتخب کئے گئے آپ نے اپنی داعیانہ صلاحیتوں سے ہزاروں ہزار افراد کو حلقہ اسلام میں داخل فرمایا اور سلسلہ مقدسہ مداریہ کو خوب وسعت دی آپ کے دور میں خانقاہ مداریہ کو جو شہرت وعزت حاصل ہوئی وہ اپنی مثال آپ ہے۔

سرکار ابوالفائض کے وصال کے بعد خانقاہ مداریہ دارالنور مکن پور شریف کے تخت وسجادہ پر آپ ہی کے بڑے صاحبزادے سیّدنا شاہ سیّد فضل اللہ مداری ارغونی قدس سرہ تشریف فرما ہوئے آپ سرکار ابومحمد ارغون کے پوتے ہیں اور خانقاہ مداریہ مکن پور شریف کے تیسرے سجادہ نشین ہیں آپ کے تعلق سے یہ روایت متواتراً نقل وبیان ہوتی آرہی ہے کہ آپ نے سلسلہ مداریہ کو منظّم درمنظّم فرمانے میں کلیدی کردار ادا فرمایا تھا اور خانقاہ معلیٰ کی شان وشوکت کو ہمدوش ثریہ کردیا تھا آپ کے کشف وکرامات کی وجہ سے بلاتفریق مذاہب تمام انسان آپ کے دربار فیض میں چوبیس گھنٹہ حاضر رہتے تھے اور شادو بامراد ہو کر واپس جاتے تھے آپ کے انتقال پرملال کے بعد بزرگوں کے دستورالعمل اور خانقاہ مداریہ کی سابقہ تاریخ کے پیش نظر شاہ فضل اللہ قدس سرہ کے ہی بڑے صاحبزادہ۔۔۔

سیّدنا شاہ سیّد بابا لاڈ درباری ارغونی مداریؒ خانقاہ زندہ شاہ مدار مکن پور شریف کے سجادہ نشین و تخت نشین منتخب ہوئے آپ خانقاہ مقدسہ کے چوتھے سجادہ نشین وتخت نشین ہیں آپ کو

درباری کہنے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ حضور قطب المدار سے نسبت اویسیہ رکھتے تھے اور بعلم روحانی دربار مدار العالمین میں شرف حضوری پایا کرتے تھے۔آپ کے بابت اس بات پر پورا سلسلہ مداریہ متفق ہے کہ جس کثرت کے ساتھ آپ کے دست حق پرست پر اہل ہنود نے اسلام قبول کیا آپ کے ہمعصر مشائخ میں اسکی مثال مل پانا بہت مشکل ہے آپ کے بعد آپ کے بڑے فرزند ارجمند سیّدنا شاہ سیّد عبدالرحیم ارغونی مداریؒ خانقاہ مداریہ مکن پور شریف کے تخت وسجادہ پر متمکن ہوئے آپ خانقاہ مداریہ کے پانچویں سجادہ نشین وتخت نشین ہیں آپ بہت اولوالعزم اور جلیل القدر بزرگ ہوئے ہیں آپ ہی کے دور میں فتنۂ دین الٰہی نے سر اٹھایا تھا جس کی سرکوبی کیلئے آپ سلسلہ مداریہ کا مخصوص تبلیغی دستہ یعنی ملنگان پاکباز کولیکر میدان عمل میں آئے اور جگہ جگہ اس کی ہی مملکت کے اندر اس نئے مسلک کے خلاف آواز اٹھائی اور اس کے بائی کاٹ کا پرزور اعلان فرمایا اور لوگوں کو اس ایمان سوز نئے دھرم اور نئے مسلک کے خلاف بولنے کا حوصلہ دیا اور اس کے سد باب کے لئے علماء وصوفیا اور عوام کو منظّم کیا اور دربار اکبری کے تمام وظیفہ خوروں کے دانت کھٹے کردئے جب کہ اس کی پاداش میں آپ کی خانقاہ اور آپ کو حکومت وقت کے بہت سے مظالم بھی برداشت کرنے پڑے اور طرح طرح کی ابتلا وآزمائش کا سامنا کرنا پڑا لیکن آپ کے پائے ثبات میں تزلزل پیدانہیں ہوا اور بالآخر حکومت کے وظیفہ خوروں کے حصہ میں ذلت وخواری ہی آئی اور آپ ہر گام پہ کامیاب وبامراد ہوئے اس ضمن میں ایک بات جو بہت مشہور اور زبان زد عوام بھی ہے اس کا ذکر ضروری ہے کہ اور وہ یہ ہے کہ اہل کنتور شریف کے ذریعے خانقاہ مداریہ کے تخت وسجادہ

اوراس کی تولیت پر دھاوا بولا گیا اور پوری خانقاہ کو ہڑپنے کی کوشش کی گئی اکبر بادشاہ سے اپنے حق میں فرمان لکھوالیا جس وقت اہل کنتور دربار اکبری سے فرمان اکبری لیکر حکومت کے سپاہیوں کے ساتھ خانقاہ مداریہ مکن پور شریف میں داخل ہوئے تو حضرت شاہ عبدالرحیم ارغونی مداری زیب سجادہ خانقاہ مداریہ تبلیغی دورے پر مکن پور شریف سے باہر تھے ادھر حکومت کے پٹھوؤں نے خانقاہ میں داخل ہوکر سپاہیوں کے تعاون سے خانقاہ کے سجادہ پر جبراً قبضہ کرلیا اوراس بابت دیگر اہل خانوادہ کے سامنے اکبر کا فرمان پیش کردیا جس میں لکھا تھا کہ اس خانقاہ کے اصل وارث ومتولی وسجادہ وتخت کے مالک اہل کنتور قرار دئے جاتے ہیں کیوں کہ حضرت زندہ شاہ مدار نے حضرت سیّد شاہ ابوالحسن المعروف بہ میٹھے مدار کی ولادت سے قبل ان کے والد حضرت قاضی محمودالدین کنتوری سے فرمایا تھا کہ اللہ پاک نے میری پشت میں ایک فرزند رکھا تھا لیکن میں اس کا متاہل نہیں ہوا بعدہ اپنی پشت کو قاضی محمود کی پشت سے ملادیا اور فرمایا کہ اب میں نے وہ فرزند تمہاری پشت میں منتقل کردیا ہے بعدہ حضرت میٹھے مدار کی ولادت ہوئی لہٰذا اہل کنتور میں جوان کی نسل سے ہیں وہی اصلی وارث اور جانشین قطب المدار قرار پائیں گے جب مشائخ مکن پور شریف نے اس فرمان کے مضمون کو پڑھا تو سب کے سب دنگ وحیرت زدہ رہ گئے اور کنتوریوں سے کہا کہ اس وقت خانقاہ عالیہ کے صاحب سجادہ مکن پور شریف سے باہر ہیں عنقریب وہ واپس تشریف لائیں گے پھر اس بابت گفتگو ہوگی اور اس دجل وفریب کا پردہ چاک کیا جائیگا چنانچہ چند دنوں کے بعد جب حضرت شاہ عبدالرحیم مداری قدس سرہ تبلیغی سفر سے لوٹ کر مکن پور شریف پہونچے تو

حسب معمول سب سے پہلے خانقاہ معلیٰ میں حاضر ہوئے یہاں پہونچ کر آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ خانقاہ کا نقشہ ہی الگ ہے بارگاہ مدار العالمین میں حاضری کے بعد جب آپ باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ سجادہ مداریہ پر اہل کنتور قابض ہیں اور حکومت کے سپاہی ان کی پشت پناہی کیلئے قطعی طور پر مستعد نظر آرہے ہیں لیکن آپ بموجب ''اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی'' آگے بڑھے اور سجادہ مداریہ کے قریب پہونچ کر ارشاد فرمایا کہ اس خانقاہ کے تخت وسجادہ کا وارث وخادم یہ فقیر عبد الرحیم مداری ہے اس قدر جملہ ارشاد فرماتے ہوئے آپ سجادۂ مداریہ پر تشریف فرما ہو گئے بعدہ ایک اکبری نمائندہ نے آپ کے سامنے وہی شاہی فرمان پیش کر دیا جس میں دجل وفریب سے کام لیتے ہوئے خانقاہ معلیٰ کو ہڑپنے کا پورا انتظام کیا گیا تھا آپ نے پوری جرأت ودلیری کے ساتھ اس فرمان شاہی کو پڑھا اور اپنے منھ کے پان کی پوری پیک اس فرمان شاہی پر تھوک دی اور پورے جوش وخروش کے ساتھ فرمایا ہم غلامان مدار فرمان مدار کے آگے کسی بھی سلطان وفرماں رواکے فرمان کو کچھ بھی اہمیت دینے کا مزاج نہیں رکھتے یہ سب دیکھ سن کر اکبریوں کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور مزید نمک مرچ لگا کر فوراً بات اکبر اعظم تک پونچادی گئی غرض کہ جب اکبر نے شاہی فرمان کی یہ توہین وتذلیل سنی اور فرمان شاہی کو پان کی پیک سے رنگا ہوا دیکھا تو وہ بھی آگ بگولہ ہو گیا اور فوراً آپ کی گرفتاری کا حکم جاری کر دیا بالآخر آپ کو گرفتار کر کے دربار اکبری میں پیش کیا گیا اور تمام معاملات پر باز پرس شروع ہو گئی آپ نے اسی جوش وطمطراقیت کے ساتھ دربار اکبری میں بھی تقریر کی اور اس فریب کاری کی دھجیاں اڑادیں اور کہا کہ شہنشاہ

ہندوستان مجھے اس بات سے انکار نہیں کہ اس وقت ہندوستان تمہاری حکومت کے زیر نگیں ہے لیکن اگر تم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ اب تمہاری حکومت کی مداخلت دین اور مراکز دین میں چلے گی تو یاد رکھو کہ یہ صرف تمہاری اپنی سوچ ہے حقیقت سے اس کا کوئی تعلق نہیں آپ کی مذکورہ جرأت مندانہ تقریر سن کر وہ تلملا اٹھا اور اپنے جلادوں کو حکم دیا کہ اسے اٹھا کر فیل خانے میں ڈال دو تاکہ اسے اور اس کے ہم خیالوں کو احساس ہو جائے کہ اکبری حکومت سے بغاوت اور اس کی توہین کا انجام کس درجہ بھیانک واذیت ناک ہے مگر چوبیس گھنٹے گذر جانے کے بعد بھی قطب المدار کا یہ شہزادہ فیل خانے کے اندر بصحت وسلامتی اپنے اوراد و وظائف میں مشغول نظر آیا اور دیکھا گیا کہ فیل خانے کے تمام ہاتھی اپنے اپنے سونڈ سے اس اعلی مرتبت کے تلوے چاٹ رہے ہیں جب اکبر کو یہ پوری خبر پہونچی تو اس نے کہا کہ فیل خانے سے نکال کر خونخوار شیروں کے پنجرے میں ڈال دو سپاہیوں نے اس کے اس حکم کی بھی تعمیل کی مگر جونہی آپ شیروں کے پنجرے میں پہونچے تو شیروں نے بھی وہی کام کیا جو ان سے پہلے ہاتھیوں سے دیکھا جا چکا تھا سارے درباری ابھی یہ منظر دیکھ ہی رہے تھے محل شاہی میں ایک شور برپا ہو گیا کہ رانی جودھا بائی پیٹ کے درد سے تڑپ رہی ہیں اکبر کے درباری اطباء اور ویدھوں میں سے بڑے بڑے تجربہ کار اطباء اور ویدھ حاضر ہوئے اور ایک سے بڑھ کر ایک علاج کیا مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی تھوڑی ہی دیر میں پورا شاہی محل ماتم کدہ میں تبدیل ہو گیا اکبر کو بھی غش آنے لگے اسی دوران ایک درباری شخص نے اکبر کے سامنے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ حضور شیروں کے پنجرے میں جو شخص بند ہیں ہو نہ ہو یہ انھیں کی

بددعا کے سبب ہورہا ہے کیوں کے وہ شخص خاص آدمی معلوم ہوتا ہے ورنہ ابھی تک ہاتھیوں اور شیروں نے نہ جانے اس کا کیا حال کیا ہوتا لہٰذا بہتر یہی ہے کہ آپ انھیں پنجرے سے نکلوا کر معافی تلافی فرمالیں اور بہت ممکن ہے کہ اس طرح رانی جودھابائی کو شفامل جائے اس شخص کی بات اکبر کو پسند آئی اور اس نے فوراً آپ کو پنجرے سے باہر نکال کر باعزت طور پر اپنے پاس لانے کا حکم دے دیا جب آپ اس کے سامنے پہونچے اکبر بے حد نادم ہوا اور آپ سے معذرت خواہ ہوکر اپنی بیوی جودھابائی کیلئے دعا کا خواستگار ہوا آپ چونکہ سیّدنا رحمتہ اللعالمین کی نسل پاک سے تھے اس لئے آپ نے اسے معاف فرمادیا آپ کا معاف فرمانا ہی تھا کہ جودھابائی اس طرح پرسکون ہوگئیں کہ جیسے اسے کچھ ہوا ہی نہیں تھا یہ منظر دیکھ تمام درباری حیران وششدر رہو گئے بعدہ سلطان جلال الدین اکبر نے آپ کی خدمت عالیہ میں بہت سارے تحفے تحائف پیش کر کے اپنے مخصوص خدام کے ساتھ مکن پور شریف روانہ کردیا اور آپ کیلئے ایک محل تعمیر کروایا جسکو چکنا محل کہا جاتا ہے جو آج بھی اس دور کے اعلیٰ فن تعمیر کا نمونہ ہے حضرت شیخ جمال الاولیاء کوڑہ جہان آبادیؒ نے حاضر دربار قطب المدار ہوکر خرقہ خلافت سلسلہ مداریہ آپ سے حاصل کیا تھا۔ خانقاہ مداریہ مکن پور شریف کے اس حقیقی وموروثی سجادہ نشین کے بعد آپ کے سب سے بڑے فرزند۔۔۔

حضرت سیّدنا خواجہ سیّد محبّ اللہ ارغونی قدس سرہ خانقاہ عالیہ مداریہ مکن پور شریف کے سجادہ و تخت کے وارث بنے اور آپ کے بعد یہ نعمت عظمیٰ آپ کے سب سے بڑے فرزند حضرت خواجہ سیّد عبدالغفور ارغونی مداری قدس سرہ کے حصہ میں آئی حضرت سیّدنا شاہ عبدالغفور ارغونی

کے بعد یہ منصب جلیل یکے بعد دیگرے حضرت خواجہ سیّد عبدالحکیم ارغونی حضرت خواجہ سیّد محمد مرادارغونی کوتفویض ہوا۔

حضرت خواجہ سیّد مرادعلی مداری آپ بھی مجمع الفضائل شخصیت کے مالک ہیں آپ کی آل اولادخلفاء کرام کے ذریعہ اکناف ہند میں سلسلہ مبارکہ کی خوب تشہیروتوسیع ہوئی آپ کے اخلاق حمیدہ واوصاف شریفہ کودیکھ کرایک عالم فیضیاب ہواہے زمانے کے ستائے مصیبت کے مارے آپ کے دربارفیض بارمیں آکرسکون کی سانس لیتے تھے ہروقت حاجتمندوں کی بھیڑلگی رہتی تھی سخاوت کایہ عالم تھاکہ جب بھی کسی نے کوئی سوال کیاتواسے خالی ہاتھ واپس نہیں فرمایا آپ کی مقبولیت عوام وخواص سب کی نگاہ میں یکساں رہی سلسلہ مداریہ کی تاریخ میں آپ کا نام روشن وتابناک ہے خادمان دین مبلغین اسلام کی تاریخ اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتی جب تک آپ جیسے باعظمت اولوالعزم مبلغین اسلام کاذکرخیرنہ ہوجب تک آپ بقیدحیات رہےاس وقت تک خانقاہ مداریہ کی سجادگی وتخت نشینی کےفرائض بحسن خوبی انجام دیتے رہےاورآپ کے وصال شریف کے بعدسلسلہ سجادگی وتخت نشینی آپ کےفرزند ارجمندحضرت خواجہ سیّدشاہ غلام علی ارغونی مداری قدس سرہ تک پہونچایہ بزرگوارخانقاہ زندہ شاہمدارقدس سرہ کے دسویں سجادہ نشین وتخت نشین ہوئے آپ پرایمہ اہل بیت پاک کا خصوصی فیضان تھاسلوک ومعرفت میں بلندرتبے پرپہونچے ہوئے تھےآپ کی نگاہ فیض سے بہت سارے طالبین حق کومعرفت الٰہی نصیب ہوئی اورگمراہوں کونورایمان کی روشنی ملی جب آپ نے دارفانی سے رحلت کی توآپ کی جانشینی یعنی خانقاہ مداریہ کی سجادگی وتخت نشینی

آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت سیّدنا خواجہ شاہ سیّد کامل درباری ارغونی مداری قدس سرہ کا مقدر بنی شجرہ سجادہ نشینی حضرت کامل درباری کئی اعتبار سے ممتاز و منفرد ہیں آپ خانقاہ عالیہ مداریہ کے گیارہویں سجادہ نشین و تخت نشین ہیں آپ کا ذکر خیر کرتے ہوئے صاحب تذکرۃ المتقین علامہ سیّد امیر حسن فنصوری قدس سرہ نے لکھا ہے کہ ''سید شاہ کامل درباری ارغونی مداری یکے از عرفاء زمانہ بودہ است فیضان وے جاریست وجہ لقب درباری اینست کہ بتقرب مجلس مقدس حضرت قطب المدار اختصاص می داشت لہٰذا بایں لقب ملقب شد مریدان آں جناب اکثر صاحب نسبت بودہ اند درعمر عزیز سیر و سیاحت بسیار پسندیدہ خلق اللہ را راہنمائی نمودہ وسلسلہ رشد وارشاد نافذ داشتہ بتاریخ ہفتم محرم برحمت حق پیوست مزارش درمکنپور (تذکرۃ المتقین صفحہ ۸۷)

یعنی حضرت سیّد شاہ کامل درباری ارغونی مداری عرفائے عصر میں سے ایک عارف باللہ تھے انکا فیضان آج بھی جاری وساری ہے درباری لقب کی وجہ یہ ہے کہ بارگاہ مدار پاک میں انھیں ایک خصوصی قسم کا اختصاص حاصل تھا اسی وجہ سے انھیں اس لقب سے ملقب کیا گیا ان کے اکثر مریدین صاحب نسبت ہوئے ہیں انھوں نے عمر عزیز سیر و سیاحت اور خلق اللہ کی رہنمائی میں گذاردی اور رشد وہدایت کے سلاسل نافذ کئے سات محرم الحرام کو آپ کا وصال ہوا مزار مقدس مکنپور شریف میں ہے۔''

حضرت کامل درباری قدس سرہ کے وصال پر ملال کے بعد آپ کے بڑے فرزند ارجمند سیّدنا شاہ ولایت حضرت حافظ سیّد محمد مراد ارغونی مداری قدس سرہ خانقاہ مداریہ مکنپور شریف کے

بارہویں سجادہ نشین وتخت نشین ہوئے آپ کی ذات مجمع الفضائل تھی کشف وکرامت آج تک زبان زدعوام وخواص ہیں آپ نے بھی عمر کا زیادہ حصہ سیر وسیاحت میں گذارااور بے شمار خلائق کو رشد وہدایت سے سرفراز کیا نقل ہے کہ ایک مرتبہ دریائے گھا گھرا کشتی کے ذریعہ پار کررہے تھے پوری کشتی آدمیوں سے بھری تھی اچانک دریا میں ایک طوفان آگیا جوانتہائی ہوشربا اور دل دہلانے والا تھا قریب تھا کہ لوگ ہلاک ہوجائیں آپ نے جب حالات کا جائزہ لیا تو بارگاہ الٰہی میں دست بدعا ہوئے اور عرض کیا کہ اے باراللہ اگر پوری زندگی میں مجھ سے جان بوجھ کر ایک بھی گناہ یا خلاف شرع کام سرزد ہوا ہو تو ہلاک فرمادے ورنہ تجھے تیری رحیمی وکریمی کا واسطہ اس طوفان ہلاکت خیز سے نجات عطا فرمادے اتنا کہنا ہوا کہ رحمت حق نے فوراً آغوش کی باہیں پسار دیں اور سب بخیر دریا کے پار پہونچے سبحان اللہ بہرائچ شریف نیپال کے اطراف میں آپ کی خدمات دینیہ بہت زیادہ ہیں آپ کی بارگاہ سے فیض پانے والے بھی صاحب کشف وکرامت ہوئے ہیں مرأۃ مسعودی کے ضمیمہ میں حضرت مولانا صدیق صاحب نے آپ کے ایک جلیل القدر صاحب کرامات مرید وخلیفہ حضرت سیّدنا سیّد رمضان علی شاہ عرف بابا منڈہ شاہ مداری قدس سرہ کے تفصیلی حالات سپرد قلم کیئے ہیں اس واقعہ کو راقم السطور نے اپنی کتاب تجلیات مداریت میں بھی نقل کیا ہے۔

صاحب تذکرۃ المتقین نے آپ کے بہت سارے کمالات وفضائل پر روشنی ڈالی ہے لکھتے ہیں،، عالم بود باعمل متقی وصائم الدھر وقائم الیل منبع شریعت بزرگ تھے اوران معاملات میں درجہ کمال کو پہونچے ہوئے تھے اوراپنے اکثر اوقات ذکر واشغال تعلیم وتعلم میں گذارتے

تھے آگے لکھتے ہیں کہ درعشرہ محرم اکثر بار بہ بیداری زیارت جناب حسنین رضوان اللہ تعالیٰ عنہما بدیں طریق می کنانیند یعنی عشرہ محرم میں ایسا کئی بار ہوا کہ آپ بحالت بیداری زیارت حسنین کریمین سے مشرف ہوئے مزید لکھتے ہیں وآں صاحب نسبت بود حق جل وعلا بر تربتش نزول رحمت کند در ماہ رمضان المبارک ۱۲۹۹ھ واصل بحق گشت مزارش درمکنپور بہ حاطہ حویلی وے است یعنی آپ صاحب نسبت بزرگ تھے اللہ عزوجل انکی تربت پر رحمت و برکت نازل فرمائے ماہ رمضان المبارک ۱۲۹۹ھ میں واصل بحق ہوئے مزار مقدس حویلی سجادگی میں زیارت گاہ خاص وعام ہے (تذکرۃ المتقین صفحہ ۸۸) آپ کے وصال شریف کے بعد خانقاہ مداریہ مکنپور شریف کے تخت سجادہ پر آپ کے فرزند اکبر حضرت خواجہ سیّد عبد لباقی ارغونی مداری متمکن ہوئے آپ ذاکر وشاغل بزرگ تھے اسم ذات کا ورد آپ کا محبوب شغل تھا فرائض وسنن واجبات ونوافل کی پابندی میں کبھی غافل نہ ہوئے آپ کے زمرہ خلفاء میں کاملین عصر کی ایک لمبی فہرست ہے آپ خانقاہ مقدسہ کے تیرہویں سجادہ نشین ہیں آپ کے بعد یہ منصب جلیل آپ کے بڑے فرزند حضرت خواجہ شاہ سیّد سردار علی ارغونی مداری قدس سرہ کو تفویض ہوا اس طور سے خواجہ سیّد سردار علیؒ خانقاہ مداریہ مکنپور شریف کے چودھویں سجادہ نشین وتخت نشین ہیں آپ کے خلفاء نے سلسلہ مداریہ کی زبردست خدمت نجام دی اور صاحب کشف وکرامت ہوئے اوران کے ذریعہ بھی سلسلہ مقدسہ کی وسعتوں میں اضافہ ہوا آپ کے ایک فیض یافتہ اور خلیفۂ ارشد آج بھی بقید حیات ہیں اکثر اوقات گوشہ نشینی میں گذارتے ہیں ان بزرگوار کا اسم گرامی شیخ طریقت عالم باللہ حضرت صوفی سیّد

شفیع الحسن مداری ہے اللہ عزوجل انکی عمر میں اور برکتیں دے یہ بھی صاحب کرامات
درویشان عصر میں سے ایک ہیں راقم الحروف نے ان کی بارگاہ سے فیض حاصل کیا ہے بڑے
صاحب دیانت اور صدق مقال درویش ہیں حضرت خواجہ سیّد سردار علی مداری علیہ الرحمہ کے
بعد خانقاہ مداریہ کے سجادہ نشین وتخت نشین آپ کے بڑے صاحبزادے عارف باللہ شیخ المشائخ
حضرت خواجہ سیّد محمد ظفر حبیب ارغونی مداری قدس سرہ ہوئے آپ اپنے دور میں سلف وخلف
کی ہو بہو تصویر تھے عملاً قولاً مشائخ طریقت کے جانشین اور وارث تھے رزق حلال صدق
مقال آپ کا وصف خاص تھا آپ کی خدمات دینیہ کا دائرہ وسائل وذرائع کی کمی کے باوجود
کافی کشادہ رہا آپ کے بارگاہ فیض سے ہزاروں لوگ فیضیاب ہوئے آپ کی کرامتیں
علاقہ بہرائچ شریف، لکھیم پور، راوریا، جے پور، ناگور، ناگ پور، اکولا کے علاقوں میں آج بھی
زبان زد عوام وخواص ہیں خود راقم الحروف نے ایسے درجنوں لوگوں سے ملاقات کی ہے جو
آپ کی کرامات وتقویٰ کے شاہد ہیں آپ خانقاہ مداریہ کے پندرہویں سجادہ نشین وتخت نشین
ہیں آپ کے بعد خانقاہ مداریہ مکنپور شریف کے تخت وسجادہ کے وارث آپ کے بڑے
صاحبزادے عارف باللہ صدر المشائخ حضرت علامہ الحاج صوفی سیّد محمد مجیب الباقی ارغونی
مداری ہیں یہی بزرگوار ہی فی زماننا اس منصب جلیل پر فائض ہیں راقم السطور محمد قیصر رضا
علوی حنفی مداری کو انھیں بزرگوار سے شجرۂ ارغونیہ مداریہ میں شرف بیعت وخلافت حاصل ہے
اس زمانے کے اہل اللہ اور اصحاب خدمات باطنیہ انھیں عالی قدر کے حلقہ بگوش ہیں کیوں کہ
اس وقت حضور قطب المدار کے جانشین ہونے کا شرف بجز ان کے کسی اور کو حاصل نہیں